39189 - کیا سائڈ پر بال رکھنے والی حدیث "مائل ہونے اور مائل کرنے والیاں" میں شامل ہوتی ہے ؟

سوال

کیا حدیث میں مائل ہونے اور مائل کرنے والی عورتوں سے مقصود بال جمع کر کے ایک سائڈ پر رکھنا ہے ؟

پسندیدہ جواب

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا :

" دو قسمیں جہنمیوں کی ایسی ہیں جو
میں نے نہیں دیکھیں وہ آدمی جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے وہ اس
سے لوگوں کو مارینگے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہن رکھا ہوگا، لیکن ننگی
ہونگی، وہ مائل ہونے اور دوسروں کی طرف مائل ہونے والیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کی
جھکی ہوئی کوہان کی طرح ہونگے، نہ تو وہ جنت میں داخل ہونگی، اور نہ ہی اس کی خوشبو
ہی پائینگی "

علماء کرام نے درج ذیل فرمان نبوی :

" خود مائل ہونے والیاں، اور دوسروں
کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں "

میں چار توجیہات بیان کی ہیں :

پہلی :

مائلات : وہ عفت و عصمت اور استقامت
سے ہٹی اور مائل ہونگی، یعنی ان کے ہاں ایسی معاصی و برائیاں ہونگی جس طرح ایک
فاحشہ عورت کی ہوتی ہیں، یا پھر وہ فرائض نماز وغیرہ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتی
ہونگی.

اور مميلات : يعنى دوسروں كى شر و
برائى اور فساد كى طرف مائل كرنے والياں ہونگى، لہذا ان كے افعال اور اقوال كى بنا
پر دوسرے لوگ فساد و فتنہ اور معاصى و برائى كى طرف مائل ہونگے، اور اپنے عدم ايمان
يا ايمان كى كمزورى و قلت كى بنا پر فحش كام كرينگے.

دوسرى :

مائلات : يعنى اپنى چال ميں مائل
ہونگى اور لہک لہک كر چليں گى، اور مميلات اپنے كندھوں كو مائل كرينگى.

تيسرى :

وہ مردوں كى جانب مائل ہونگى، اور
انكے بناؤ سنگھار اور زينت وغيرہ ظاہر كرنے كى بنا پر مرد ان كى جانب مائل ہونگے.

چوتھى :

مائلات : يعنى وہ ٹيڑھى كنگھى كرينگى،
جو كہ فاحشہ عورتوں كى كنگھى ہوتى ہے.

مميلات : ان كے علاوہ دوسرے اس طرح كى
كنگھى كر كے بال بنائينگے.

كنگھى سے مراد يہ ہے كہ سر كے درميان
كى بجائے سر كى ايک طرف مانگ نكال كر ايک طرف زيادہ اور دوسرى طرف كم بال كيے
جائيں، جو كہ دور جاہليت ميں فاحشہ عورتوں كا شعار اور علامت تھى.

بعض اہل علم كہتے ہيں كہ : نبى كريم
صلى اللہ عليہ وسلم كے فرمان :

" مائلات مميلات " سے مراد يہى ہے،
ليكن شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں :

" صحيح يہ ہے كہ مائلات سے مراد وہ
عورتيں ہيں جو اپنے اوپر واجب شرم و حياء اور دين سے مائل ہوں اور ہٹى ہوئى ہوں،

اور ممیلات یعنی دوسروں کو اس سے مائل کرنے والیاں"

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"المائلۃ عمومی میلان کے معنی میں
ہے، لباس یا شکل وصورت، یا کلام وغیرہ میں صراط مستقیم سے ہٹی ہوئی ہوں.

اور ممیلات : وہ عورتیں جو دوسروں کو
مائل کریں، اور یہ اس طرح ہے کہ عورتوں کا ایسی اشیاء استعمال کرنا جس میں فتنہ و
فساد ہو حتی کہ اللہ کے بندوں میں کچھ لوگ ان کی جانب مائل ہو جائیں"

سب بال اکٹھے کر کے ایک سائڈ پر
رکھنے کے متعلق شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بالوں کی مانگ نکالنے میں سنت یہ
ہے کہ پیشانی کے وسط سے سر کے اگلے حصہ سے شروع کر کے مانگ نکالی جائے، کیونکہ
بالوں کی جہت آگے، پیچھے، اور دائیں بائیں ہوتی ہے، اس لیے مشروع مانگ کا طریقہ یہی
ہے کہ سر کے درمیان سے نکالی جائے، لیکن سر کے ایک طرف سائڈ میں مانگ نکالنا مشروع
نہیں، بلکہ اس میں غیر مسلموں سے مشابہت ہوگی، بلکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے درج ذیل فرمان میں بھی داخل ہوگا :

"دو قسمیں جہنمیوں کی ایسی ہیں جو
میں نے نہیں دیکھیں وہ آدمی جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے وہ اس
سے لوگوں کو مارینگے، اور وہ عورتیں جنھوں نے لباس تو پہن رکھا ہوگا، لیکن ننگی
ہونگی، وہ مائل ہونے اور دوسروں کی طرف مائل ہونے والیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کی
جھکی ہوئی کوہان کی طرح ہونگے، نہ تو وہ جنت میں داخل ہونگی، اور نہ ہی اس کی خوشبو
ہی پائینگی"

کچھ علماء کرام نے اس کی شرح کرتے
ہوئے کہا ہے کہ : مائلات ممیلات سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اپنے بالوں ایک طرف کنگھی
کرتی ہیں، اور ان کے علاوہ دوسری عورتیں بھی کنگھی کر کے ان جیسے بال ہی بناتی ہیں.

لیکن صحیح یہ ہے کہ مائلات سے مراد
وہ عورتیں ہیں جو اپنے اوپر واجب و فرائض سے ہٹی ہوئی ہوں مثلا شرم وحیاء اور دین

سے ہٹی ہوں، اور ممیلات یعنی دوسری عورتوں کو اس سے ہٹائیں اور مائل کریں"

اور بعض اہل علم نے سر کے ایک طرف
مانگ نکالنے سے منع کیا ہے، اور اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ اس میں کفار عورتوں سے
مشابہت ہوتی ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں
درج ہے :

"سر کے ایک طرف مانگ نکالنے میں
کفار کی عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے، اور کفار کے ساتھ مشابہت کرنے کی حرمت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے" اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (126/17).

اور اگر فرض کر لیا جائے کہ مثلا کسی
دور میں سر کے ایک جانب مانگ نکالنا کافرہ اور فاجرہ عورتوں کی علامت تھی، پھر یہ
خصوصیت زائل ہوگئی، اور مسلمان عورتوں میں بھی پھیل گئی، وہ اس طرح کہ ایسا کرنے
والی کے متعلق کافرہ یا فاجرہ ہونے کا گمان ختم ہوگیا، تو اس وقت شبہ بھی زائل ہو
چکا ہے، چنانچہ یہ حرام نہیں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ المیاسر
الارجوان (یہ تکیہ کی طرح ہوتا ہے جو گھڑ سوار سواری کے وقت اپنے نیچے رکھتا ہے،
اور یہ اعاجم استعمال کیا کرتے تھے) : کے متعلق کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"اگر ہم یہ کہیں کہ اعاجم کے ساتھ
مشابہت کی بنا پر یہ ممنوع ہے، تو یہ دینی مصلحت کے لیے ہے، لیکن یہ ان کی علامت اس
وقت تھی جب وہ کفار تھے، پھر جبکہ اب یہ علامت ان کے ساتھ مخصوص نہیں رہی تو یہ
معنی زائل اور ختم ہوگیا، تو اس کی کراہت بھی ختم ہوگئی" واللہ تعالی اعلم. اھ

دیکھیں : فتح الباری (307/1).

اور طیلسان (سبز رنگ کا لباس جو
عجمی استعمال کرتے ہیں) زیب تن کرنے کو مشابہت قرار دینے والے کا رد کرتے ہوئے
کہتے ہیں، کیونکہ یہ یہودیوں کا لباس تھا، جیسا کہ دجال والی حدیث میں بیان ہوا ہے،
ابن حجر رحمہ اللہ اسکا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"اس سے استدلال کرنا اس وقت صحیح ہو
گا جب طیالسہ یعنی برانڈی یہودیوں کا شعار ہو، اور اس دور میں یہ ختم ہو چکا ہے تو
یہ چیز عمومی مباح میں داخل ہو گئی ہے" اھ

دیکھیں : فتح الباری (274/10).

واللہ اعلم.